جلد ۲۹ | ۱۷ شہادت ۱۳۲۰ ہش | ۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ | ۱۷ اپریل ۱۹۴۱ء | نمبر ۸۵

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد
جنگ میں حکومت کو ہر قسم کی امداد دینے کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۳ اپریل مجلس مشاورت کے اختتام پر جو تقریر فرمائی۔ اس میں حکومت کو ہر طرح امداد دینے اور موجودہ جنگ کو کامیاب بنانے کے متعلق بھی نہایت اہم نصائح فرمائیں۔ جن کا مفہوم درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

آج کل جنگ کی وجہ سے نہایت خطرناک ایام ہیں۔ ان دنوں میں دوستوں کو اپنی ذمہ داریاں خاص طور پر سمجھنی چاہئیں بعض باتیں بظاہر بہت چھوٹی ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے نتائج بہت بڑے ہوتے ہیں اس وقت ہزاروں نہیں۔ لاکھوں ہندوستانی جنگ کے لئے ہندوستان سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ ان میں سینکڑوں احمدی دوست بھی شامل ہیں۔ ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو محفوظ رکھے اور جنگ کے خطرات سے بچائے۔

اس کے بعد حضور نے جنگ کے لئے جانے والوں کے آرام و آسائش کی خاطر چندہ کی جو تحریکات ہوتی ہیں۔ ان میں حتی المقدور شامل ہونے کا ارشاد فرماتے ہوئے کہا:۔

چونکہ ہم براہ راست اپنے ان بھائیوں تک جو اس وقت میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں۔ کوئی چیز نہیں پہونچا سکتے۔ اگر ان تک کوئی چیز پہونچ سکتی ہے۔ تو صرف انہی محکموں کے ذریعے جو گورنمنٹ نے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے جنگ کے لئے چندہ کی جو تحریکیں ہو رہی ہیں۔ ان میں ہر شخص کو اپنی وسعت کے مطابق حصہ لینا چاہئیے۔ اس سے ہمارے نفس کے اندر یہ احساس ہمیشہ تازہ رہے گا۔ کہ ہمارے بھائی جو میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں۔ ان کے آرام اور راحت کا خیال رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔

آج کل جنگی اغراض کے لئے جو بھرتیاں ہو رہی ہیں۔ ان میں شریک ہونے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ قطع نظر اس سے کہ وہ ہزاروں لاکھوں لوگ جو باہر گئے ہوئے ہیں۔ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور ان کی امداد کرنا ہمارا فرض ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حب الوطن من الایمان۔ کہ وطن سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے۔ پس وہ مائیں جن کے بیٹے جنگ کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں۔ وہ بہنیں جن کے بھائی جنگ کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اور وہ بیٹے جن کے باپ جنگ کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ وہ ہندو ہیں یا سکھ ہیں۔ یا عیسائی ہیں۔ ان کے غم اور دکھ کا ہم پر اثر ہونا یقینی امر ہے۔ یاد رکھو فوج کو جب تک کمک نہیں پہنچتی وہ کامیاب نہیں ہوسکتی۔ پس وہ لوگ جو بھرتی میں حصہ لیتے اور گورنمنٹ کی اس معاملہ میں مدد کرتے ہیں۔ یہی نہیں کہ وہ حکومت برطانیہ کو کامیاب بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ بلکہ جو لوگ پہلے لڑائی کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ ان کی حفاظت کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ پس اس نقطہ نگاہ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئیے۔ اگر کوئی شخص فوجی بھرتی میں روک ڈالتا ہے۔ اگر کوئی ریکروٹنگ میں دلچسپی نہیں لیتا اور یہ کہتا ہے کہ مجھے اس میں دلچسپی لینے کی کیا ضرورت ہے تو جنگ میں مارے جانے والوں کے ذمہ وار خدا کے حضور ایسے ہی لوگ ہوں گے۔ کیونکہ اگر میدان جنگ میں کوئی ایک سپاہی بھی اس لئے مارا جاتا ہے۔ کہ اگر اس کے ساتھ کوئی اور سپاہی ہوتا۔ تو بچ جاتا۔ تو اس کے قاتل وہی لوگ ہوں گے۔ جو بھرتی میں کسی طرح روک ڈالیں گے۔ پس ہمارے وہ بھائی جو میدان جنگ میں جا چکے ہیں۔ ہر طرح ان کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے اس نازک وقت میں یہ کہنا کہ ہمیں اس جنگ سے کیا دلچسپی ہوسکتی ہے۔ جو ہم سے پوچھ کر نہیں کی گئی حماقت اور نادانی ہے۔ اس وقت تمام ہندوستانیوں کا فرض ہے۔ کہ جنگ میں فتح حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اس سلسلہ میں ایک نہایت ہی اہم امر جس کی طرف حضور نے توجہ دلائی۔ یہ ہے۔ کہ عام لوگ ادھر ادھر کی باتیں سنکر یا اخباروں کی بعض خبروں سے نتائج نکال کر یا پھر جرمن ریڈیو کی جھوٹی اور مبالغہ آمیز خبریں سنکر جرمنی کی کامیابی اور بہادری کے قصے بیان کرنے شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح جرمنی کے غلبہ اور رعب کے پھیلانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جو نہایت نقصان رساں امر ہے۔ حضور نے اس بارے میں جو کچھ فرمایا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس قسم کی باتوں سے بھرتی پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ پس اس پہلو میں بہت احتیاط کرنی چاہئیے۔ ان دنوں ایسی باتیں کرنا جن سے کسی رنگ میں جرمنوں کو تقویت پہنچ سکتی ہو سخت ظلم ہے۔ اپنے ملک پر ظلم ہے۔ اپنی قوم پر ظلم ہے۔ اور ان لاکھوں انسانوں پر ظلم ہے۔ جو میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ان ہدایات پر نہ صرف ہماری جماعت کے تمام لوگوں کو پوری طرح عمل کرنا چاہئیے بلکہ کوشش کرنی چاہئیے کہ دوسرے لوگ بھی انہیں پیش نظر رکھیں۔ کیونکہ اس میں ان کا اور ان کے ان بھائیوں کا فائدہ ہے۔ جو اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر میدان جنگ میں گئے ہوئے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے ہم ہندوستان میں آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ؍ شہادت ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو سر درد اور پیٹ میں تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے سید اعجاز احمد صاحب کو تحصیل پٹھانکوٹ میں تبلیغی دورہ کے لئے بھیجا ہے۔

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی مرکزی اسمبلی کی تقریر کا اثر مشرقی افریقہ میں

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان کی فاضلانہ تقریر جو آپ نے سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۱۸ نومبر ۱۹۴۰ء میں فرمائی۔ برٹش ایسٹ افریقہ میں خراج تحسین حاصل کر رہی ہے۔ ٹانگانیکا گورنمنٹ نے اس بلند پایہ تقریر کو جس پسندیدگی وقعت اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ انفارمیشن آفیسر دارالسلام نے اس تقریر کا ایک دلکش ملخص و شاندار اقتباس بصورت ہینڈبل پبلک کے استفادہ کے لئے شائع کیا۔ مسٹر جی۔ این ایلز نے جو محکمہ تعلیم کے ایک فہیم اور لائق افسر ہونے کے علاوہ ایک قابل لیکچرار بھی ہیں بحوالہ بالا تقریر کے متعلق ایک چٹھی راقم کے نام لکھی۔ جس میں اس تقریر کو لائق ستائش قرار دیا۔ نیز افسر محکمہ اطلاعات دارالسلام کو توجہ دلائی۔ کہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جماعت احمدیہ کے ممبر ہیں۔ لہذا مناسب بلکہ مفید ہوگا۔ کہ ہینڈبل کی مزید کاپیاں بغرض تقسیم مقامی جماعت احمدیہ کو بہم پہنچائی جائیں۔ میری موجودگی میں صاحب موصوف کی گفتگو اس تقریر کے متعلق پراونشل کمشنر صاحب سے ہوئی۔ ہر دو صاحبان نے متفقہ طور پر اس تقریر کو حب وطن کے جذبات سے لبریز قرار دیا۔ میں نے اس ضمن میں مسٹر ایلکاک ڈسٹرکٹ کمشنر سے بھی ملاقات کی۔ وہ یہ معلوم کر کے بے حد متاثر ہوئے کہ سر ظفر اللہ خان صاحب احمدی ہیں۔

پبلک کے سربرآوردہ معزز اور تعلیم یافتہ طبقہ پر اس تقریر نے بہت اچھا اثر پیدا کیا ہے۔ چنانچہ مسٹر کے ایم گاندھی بی۔ اے ایل۔ ایل بی نے جو بمبئی یونیورسٹی کے ایک قابل گریجویٹ ہیں۔ اس تقریر پر ریویو کرتے ہوئے کہا۔ میں سمجھتا تھا۔ کہ ایسی فاضلانہ اور بلند پایہ تقاریر کرنا صرف مسٹر این سرکار کا ہی حصہ ہے۔ مگر اس تقریر کو پڑھ کر مجھے یقین ہو گیا۔ کہ سر ظفر اللہ خان ایک بہت بڑی اور غیر معمولی قابلیت کے مالک ہیں۔ نامہ نگار الفضل تعینہ ٹانگا مشرقی افریقہ

درخواست دعا

میرے ماموں زاد بھائی سید مسعود مبارک شاہ اور سید داؤد مظفر شاہ امسال الف۔ اے کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اعلیٰ نمبروں میں کامیاب کرے۔ خاکسار سید بشیر احمد

ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر آف پٹیالہ قادیان میں

قادیان ۱۵ ؍ شہادت ۱۳۲۰ ہش۔ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر آف پٹیالہ آج صبح نو بجے کے قریب صدر انجمن احمدیہ کے اداروں کا معائنہ فرمانے کے لئے پہلے معہ عملہ حضوری و آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ نواب چودھری محمد الدین صاحب۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تشریف لے گئے۔ ہائی سکول۔ تالاب۔ بورڈنگ تحریک جدید کو ملاحظہ فرمانے کے بعد نور ہسپتال میں تشریف لے گئے۔ جہاں جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب پٹیالوی انچارج ہسپتال نے خیر مقدم کرتے ہوئے ہسپتال کے ضروری حصص دکھائے۔ اور آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ نیز ان احمدیوں کو پیش کیا۔ جو ریاست پٹیالہ کے رہنے والے ہیں۔ مگر اب قادیان میں سکونت رکھتے ہیں۔

اس کے بعد مہاراجہ بہادر سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کے دفتر میں تشریف لے گئے۔ سردار صاحب نے خوش آمدید کہتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بزبان گورمکھی آپ کی خدمت میں پیش کی۔ اس کے بعد مہاراجہ صاحب بہادر شہر میں تشریف لائے۔ جہاں دفتر محاسب کا ملاحظہ کرنے کے بعد مدرسہ احمدیہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں عملہ اور طلباء نے بآواز بلند اھلاً وسھلاً و مرحبا عرض کیا۔ اس کے بعد مہاراجہ صاحب بہادر نظارت بیت المال۔ دفتر قضا۔ نظارت بہشتی مقبرہ۔ امور عامہ و خارجہ۔ شعبہ اجراء و تنفیذ تعلیم و تربیت کو دیکھ کر نظارت علیا میں تشریف لے گئے۔ پھر مسجد اقصیٰ اور قصر خلافت کا ملاحظہ فرماتے ہوئے صادق لائبریری میں تشریف لے گئے۔ جہاں بعض نہایت پرانی نادر اور نایاب کتب دکھائی گئیں۔

صدر انجمن احمدیہ کے ان اداروں کے معائنہ کے بعد ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر سوا دس بجے قبل دوپہر معہ عملہ حضوری لاہور تشریف لے گئے۔

اعلان ضروری

عہدہ داروں کے انتخاب میں سیکرٹریان نشر و اشاعت کا بھی انتخاب ہو جس کا کام ہوگا۔ کہ مرکز سے آمدہ لٹریچر بہترین طریق پر تقسیم کرائے۔ اور جماعت میں نشر و اشاعت کی ہر طرح کی اہمیت کو واضح کرے۔ اور اس کے لئے چندہ کی فراہمی کا بھی انتظام کرے۔ ناظر اعلےٰ

جاوا کے ایک مخلص احمدی کا انتقال

جماعت سردبایا جاوا سے اطلاع ملی ہے کہ مسٹر مانگو دی [illegible] جو مشرقی جاوا میں پہلے احمدی تھے ۲۰ دسمبر ۱۹۴۰ء کو بعمر ۷۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے۔ اور مذہبی علوم کے ماہر اور مذہبی انجمنوں کے ممبر تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد دن رات تبلیغ میں مصروف رہتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق تھا۔ مسجد سردبایا کے لئے انہوں نے اپنی زمین وقف کر دی تھی۔ چندہ صدر انجمن اور چندہ تحریک باقاعدہ ادا کرتے تھے۔ جماعت کے کاموں میں بہت سرگرم تھے۔ مسجد کے لئے روپیہ بھی انہوں نے ہی دیا تھا۔ مرحوم قادیان آنے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ملاقات کے بہت شائق تھے۔ مگر قضائے الٰہی سے مجبور رہے۔ یہ وفات تمام جماعت ہائے مشرقی جاوا کے لئے نہایت رنج و صدمہ کا موجب ہوئی ہے۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار ذوالفقار علی خان [illegible]

مسئلہ جنازہ کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب سے ایک حلفی مطالبہ

کیا جناب مولوی صاحب اپنی پوزیشن واضح فرمائیں گے؟

کچھ عرصہ ہوا۔ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے "جماعت قادیان کے ایک ایک آدمی کو ثالث بننے کی دعوت" کے عنوان سے ایک ٹریکٹ شائع کیا تھا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض حوالے پیش کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنے کے مسئلہ میں "جماعت قادیان کا موجودہ مسلک خلاف مسلک حضرت مسیح موعود ہے"۔ مولوی محمد علی صاحب کے اس غلط ادعا کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ جنازہ غیر احمدیان کے مسئلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور مسلک کے عین مطابق ہے "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" کے نام سے ایک رسالہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے تصنیف فرمایا ہے۔ جس میں بفضل خدا نہ صرف ان چار فتووں کی پوری پوری تشریح فرما دی ہے۔ جن پر جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ادعا کی بنیاد رکھی۔ بلکہ اس مسئلہ کے متعلق اور بھی جس قدر حوالے مل سکے ہیں۔ ان کو پیش کرکے اصل حقیقت واضح کر دی ہے۔ اور خدا کے فضل سے یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے۔ کہ اس رسالہ کے پڑھ لینے کے بعد مسئلہ جنازہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور مسلک کے سمجھنے میں قطعاً دھوکہ نہیں لگ سکتا۔ بشرطیکہ پڑھنے والے میں انصاف اور حق طلبی کا مادہ ہو۔

اس وقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے مذکورہ بالا رسالہ کا وہ حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جس میں آپ نے جناب مولوی محمد علی صاحب سے مرزا فضل احمد صاحب مرحوم کے جنازہ کے تعلق میں ان کے ایک ازحد ناواجب تصرف کی وضاحت کرتے ہوئے حلفی بیان کا مطالبہ فرمایا ہے۔ اگر مولوی صاحب نے اس تحریر میں جو کچھ کہا۔ اسے اب بھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ذیل کی تشریحات پڑھنے کے بعد درست سمجھتے ہیں تو اس کے متعلق حلفی بیان شائع کرنے میں انہیں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ حلفی بیان شائع نہ کریں۔ اور نہ اپنی تحریر کے غلط ہونے کا اعلان کریں۔ تو ہر عقلمند اور انصاف پسند شخص اس بات کو آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ کہ مسئلہ جنازہ کے متعلق انہوں نے جو مسلک اختیار کیا ہے۔ وہ کہاں تک درست اور جائز ہے۔

مرزا فضل احمد صاحب کا جنازہ کیوں نہ پڑھا گیا؟

جیسا کہ اکثر ناظرین کو معلوم ہوگا۔ مرزا فضل احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی بیوی سے دوسرے فرزند تھے۔ اور گو وہ آخر تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے۔ مگر انہوں نے کبھی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری رنگ میں مخالفت یا تکذیب نہیں کی۔ بلکہ ہمیشہ ازحد مؤدب اور فرمانبردار رہے۔ حتیٰ کہ جب ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اہم دینی معاملہ میں ان کو یہ ہدایت بھیجی کہ اگر تم میرے ساتھ تعلق رکھنا چاہتے ہو۔ تو اپنی بیوی کو جو اشد مخالفین کے ساتھ تھی طلاق دے کر الگ کر دو۔ تو مرزا فضل احمد صاحب نے فوراً طلاق نامہ لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھجوا دیا۔ اور عرض کیا۔ کہ آپ کے ارشاد پر یہ طلاق نامہ حاضر ہے۔ آپ جس طرح پسند فرمائیں۔ اسے استعمال فرمائیں۔ مرزا فضل احمد صاحب محکمہ پولیس میں ملازم تھے۔ اور وفات کے وقت جو ۱۹۰۴ء میں ہوئی۔ ملتان میں متعین تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی وفات پر بہت صدمہ ہوا۔ مگر چونکہ وہ احمدی نہیں تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا جنازہ نہیں پڑھا۔ بلکہ اپنی جماعت میں سے کسی شخص کو ان کے جنازہ کی اجازت نہیں دی۔ چنانچہ اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی ذاتی شہادت بیان فرماتے ہیں۔ کہ:-

"آپ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا۔ جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق بھی کرتا تھا جب وہ مرا۔ تو مجھے یاد ہے۔ آپ ٹہلتے جاتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ کہ اس نے کبھی شرارت نہ کی تھی۔ بلکہ میرا فرمانبردار ہی رہا ہے۔ ...... وہ اتنا فرمانبردار تھا۔ کہ بعض احمدی بھی نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا۔ تو اس کی بیوی اور بیوی کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی کہ آپ کی جس طرح مرضی ہے۔ اسی طرح کریں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے ان کا جنازہ نہ پڑھا"

(انوار خلافت صفحہ ۹۱ سنہ ۱۹۱۵ء)

پھر اسی واقعہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بہت پرانے اور نہایت مخلص صحابی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی شہادت ان الفاظ میں ہے:-

"جناب مرزا فضل احمد صاحب مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حرم اول سے دوسرے صاحبزادہ تھے اور محکمہ پولیس میں ملازم تھے۔ مرزا امام الدین صاحب ان کی وفات کی اطلاع پا کر ان کی ملازمت کی جگہ پہونچے۔ اور وہی ان کا جنازہ قادیان لائے تھے۔ جب ان کا جنازہ قادیان پہونچا۔ تو مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب مرحوم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ان کا جنازہ پہونچنے کی اطلاع کی۔ اس پر حضور کے چہرہ پر اداسی اور غم کے آثار نمایاں ہو گئے۔ اور آواز میں رقت پیدا ہو گئی اور حضور نے حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی کو جو اس وقت مجلس میں حاضر تھے۔ مخاطب فرما کر فرمایا۔ کہ فضل احمد ہمیشہ ہمارا فرمانبردار رہا ہے۔ اس نے کبھی ہماری نافرمانی نہیں کی۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ ہمارے اشارہ پر وہ اپنی بیوی کو طلاق دیکر اس کی علیحدگی پر تیار ہو گیا تھا۔ اور طلاق نامہ لکھکر ہمیں بھیج دیا تھا"۔ حضور کا صاحبزادہ اور فرمانبردار صاحبزادہ ہونے کی وجہ سے خیال تھا۔ کہ حضور جنازہ پڑھائیں گے۔ مگر نہ حضور نے خود پڑھا۔ اور نہ کسی کو جنازہ میں شرکت کی اجازت دی ...... میں اس مجلس میں شریک تھا۔ اور یہ سارا واقعہ میرے سامنے کا ہے"

(الفضل مورخہ ۲۳ر جنوری ۱۹۴۱ء)

اب دیکھو کہ یہ حوالہ بھی کس قدر واضح اور کس قدر صریح اور کس قدر زبردست ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اپنا بیٹا فوت ہوتا ہے۔ بیٹا بھی وہ جو نہایت مؤدب اور فرمانبردار تھا۔ مگر جب وہ فوت ہوا۔ تو چونکہ وہ احمدی نہیں تھا۔ آپ نے نہ صرف خود اس کا جنازہ نہیں پڑھا۔ بلکہ اپنی جماعت میں سے کسی اور کو بھی اس کی اجازت نہیں دی۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور شہادت اس امر میں ممکن ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر احمدیوں کے جنازہ کو ناجائز خیال فرماتے تھے۔ مرزا فضل احمد صاحب مرحوم قطعی طور پر غیر مکفر تھے۔ اور ظاہری لحاظ سے ہر رنگ میں غیر مکذب تھے۔ بلکہ کمال درجہ مؤدب اور مطیع اور فرمانبردار تھے۔ اور بیٹا ہونے کی وجہ سے ان کا خاص حق بھی تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کا جنازہ پڑھتے۔ مگر چونکہ وہ احمدی نہیں تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گویا اپنے دل کو خون کرکے ان کے جنازہ سے احتراز فرمایا اور نہ صرف اجتناب کیا۔ بلکہ اپنی جماعت کو بھی ارشاد فرمایا۔ کہ ہمارا کوئی آدمی جنازہ میں شریک نہ ہو۔ (دیکھو حافظ محمد ابراہیم صاحب کی حلفی شہادت مندرجہ الفضل ۲۱- جنوری ۱۹۴۱ء جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ آتے ہیں۔ کہ "ہمارا کوئی آدمی جنازہ میں نہ جائے")

مولوی محمد علی صاحب کا غیظ و غضب

الغرض یہ حوالہ ایسا صاف اور قطعی الدلالت ہے کہ غیر مبایعین کی طرف سے اس کی کوئی معقول توجیہ ممکن نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس حوالہ پر غضب میں آکر اور اپنے آپے سے باہر ہو کر بلا سوچے سمجھے ایک ایسا عذر تراش کر پیش کیا ہے۔ جو کسی صورت میں بھی دیانتداری پر مبنی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ چنانچہ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔

"جناب میاں صاحب نے (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے مرزا فضل احمد کے متعلق) یہ فرمانبرداری کی شہادت پیش کرنے میں اخفاء سے کام لیا ہے۔ اگر حضرت صاحب کے نزدیک وہ اس قدر فرمانبردار تھا تو ۲ رمئی ۱۸۹۱ء کے اشتہار کی رو سے اس سے قطع تعلق کیوں کیا؟ اس اشتہار کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔ اور میاں صاحب کی جسارت بھی"۔ اور کسی نیکی بدی رنج و راحت شادی و ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی۔ کیونکہ انہوں نے آپ تعلق توڑ دیئے۔ اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔" (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۱۱)

گویا جناب میاں صاحب صرف اتنی بات پر راضی نہیں ہوتے۔ کہ مسیح موعود کو۔ اپنے والد محترم کو۔ ان علماء سوء میں سے ٹھہرائیں جو فتوے کچھ دیتے ہیں۔ اور عمل اس کے خلاف کرتے ہیں۔ بلکہ اس شخص کا جنازہ بھی آپ سے پڑھوانا چاہتے ہیں۔ جس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق آپ قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور دیوثی کا کام قرار دے چکے ہیں۔ گویا اپنے مونہہ سے العیاذ باللہ ان الفاظ کا مصداق بھی بنانا چاہتے ہیں العظمۃ للہ یہ خلیفہ بھی ہے اور بیٹا بھی۔ بئسما خلفتمونی من بعدی۔ اور کیا میاں صاحب کو یہ علم نہیں۔ کہ فضل احمد کو حضرت صاحب نے عاق کر دیا ہوا تھا۔ (رسالہ مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۱۱)

سراسر باطل ادعا

ناظرین آپ نے جناب مولوی محمد علی صاحب کی زبان طعن کی درازی ملاحظہ فرمالی۔ شاید آپ خیال کرتے ہوں گے۔ کہ مولوی صاحب موصوف کو کوئی سخت روحانی صدمہ پہونچا ہے۔ جس کی غیرت میں ایمانی جوش سے بھر کر وہ اس غیظ و غضب کا اظہار فرما رہے ہیں۔ مگر آپ یہ سنکر محو حیرت ہونے لگیں گے۔ کہ یہ سارا غصہ محض نمائشی اور مخلوق خدا کو غلط راستہ پر ڈالنے کے لئے ہے۔ اور اس غصہ کو بجا رنگ دینے کی خاطر جناب مولوی صاحب نے امانت و دیانت کے اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر ایک خطرناک غلط بیانی کا ارتکاب بھی کیا ہے کیونکہ جیسا کہ ابھی ظاہر ہو جائے گا۔ مرزا فضل احمد مرحوم کے ساتھ اس رنگ کا قطع تعلق کرنے اور نیکی و بدی اور رنج و راحت میں جدائی اختیار کرنے اور فضل احمد کو عاق کر دینے کا سارا قصہ ہی باطل اور جعلی ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں۔ کہ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو عبارت اس حوالہ میں نقل کی ہے۔ وہ فرضی اور جعلی ہے یہ عبارت تو بے شک اپنی جگہ درست اور صحیح ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہار مورخہ ۲ رمئی ۱۸۹۱ء میں واقعی یہ الفاظ سپرد قلم فرمائے تھے یہ سب کچھ بجا اور درست ہے۔ مگر ان الفاظ کو مرزا فضل احمد پر چسپاں کرنا اور یہ ادعا کرنا کہ فضل احمد کو "حضرت صاحب نے عاق کر دیا ہوا تھا" بالکل خلاف واقع اور سراسر باطل ہے۔ اور اس کا بطلان اس قدر ظاہر و عیاں ہے۔ کہ میں باوجود اپنی پوری کوشش کے کہ مولوی صاحب کی نیک نیتی پر شبہ کا رستہ نہ کھولوں۔ اس نتیجہ سے آپ کو روک نہیں سکتا۔

اصل حقیقت کیا ہے

بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دینی غرض کے ماتحت خدا سے حکم پا کر محمدی بیگم کے نکاح کے بارے میں پیشگوئی فرمائی۔ تو محمدی بیگم کے والد اور ماموں وغیرہ نے جو سب حضرت صاحب کے عزیز ہی تھے اس خیال کی سخت مخالفت کی۔ اور ہر قسم کے دکھ اور تکلیف پہونچانے کے علاوہ اس بات کا تہیہ کر لیا۔ کہ لڑکی کو کسی دوسری جگہ بیاہ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بزعم خود ذلیل و ناکام کیا جائے۔ اور ان کی ان مخالفانہ کارروائیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی بیوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد صاحب بھی شریک تھے۔ اور مرزا فضل احمد کی بیوی بھی ان کے ساتھ تھی۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی بیوی اور مرزا سلطان احمد صاحب تو بذات خود اس فتنہ میں شریک تھے۔ مگر مرزا فضل احمد خود شریک نہیں تھے۔ بلکہ صرف ان کی بیوی شریک تھی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲ رمئی ۱۸۹۱ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا۔ اور اس میں یہ بتا کر کہ مرزا سلطان احمد صاحب اور ان کی والدہ صاحبہ اس پیشگوئی کے معاملہ میں جو خالصتہً دینی اغراض کے ماتحت کی گئی ہے عملی مخالفت کا طریق اختیار کر رہے ہیں اور مرزا فضل احمد کی بیوی بھی ان کے ساتھ ہے۔ یہ اعلان فرمایا کہ اگر مرزا سلطان احمد اور ان کی والدہ اس طریق سے باز نہ آئے۔ اور اس فتنہ کو نہ روکا۔ جو محمدی بیگم کو دوسری جگہ بیاہ دینے کی تجویز کی صورت میں کیا جا رہا ہے۔ تو مرزا سلطان احمد صاحب اور ان کی والدہ صاحبہ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رہے گا۔ اور اس صورت میں مرزا سلطان احمد صاحب عاق ہوں گے۔ اور ان کی والدہ کو طلاق ہو گی۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے۔ کہ چونکہ مرزا فضل احمد کی بیوی بھی ان لوگوں کے ساتھ ہے۔ اس نے مرزا فضل احمد کو چاہیئے۔ کہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس سے الگ ہو جائے۔ اور یہ کہ اگر اس نے طلاق نہ دی تو وہ بھی عاق ہو گا۔ اور اس سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ چنانچہ اشتہار مذکور کے آخری حصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل عبارت جسے جناب مولوی محمد علی صاحب نے ابتدائی حصہ عبارت ترک کر کے بہت ناجائز قطع و برید کے ساتھ پیش کیا ہے یہ ہے۔

"لہذا میں آج کی تاریخ کہ ۲ رمئی ۱۸۹۱ء ہے۔ عوام و خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں۔ کہ اگر یہ لوگ (یعنی مرزا سلطان احمد صاحب اور ان کی والدہ اور ان کی تائی) اس ارادہ سے باز نہ آئے اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطے اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں۔ اس کو موقوف نہ کر دیا۔ اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لئے تجویز کیا ہے۔ اس کو ردّ نہ کیا۔ بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا۔ تو اس نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہو گا۔ اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے۔ اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس نکاح کی خبر ہو طلاق نہ دیوے۔ تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہو گا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا۔ اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائیں گے اور کسی نیکی و بدی۔ رنج راحت۔ شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی کیونکہ انہوں نے اپنے تعلق توڑ دیئے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔" (دیکھو اشتہار مورخہ ۲ رمئی ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۹ و ۱۰ و ۱۱)

اس اشتہار پر مرزا سلطان احمد صاحب اور ان کی والدہ صاحبہ نے تو اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہ کی۔ اور بدستور اپنے رستہ پر قائم رہے۔ مگر مرزا فضل احمد صاحب نے فوراً بلا توقف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق اپنی بیوی کا طلاق نامہ لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھجوا دیا۔ (دیکھو شہادت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی و حافظ محمد ابراہیم صاحب) اس طرح اشتہار مذکور کی عبارت جو "اگر" کے ساتھ مشروط تھی۔ مرزا سلطان احمد صاحب اور ان کی والدہ کے متعلق تو قائم رہی مگر مرزا فضل احمد صاحب اس کی زد سے بچ گئے۔ کیونکہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالبہ کو جو محض بیوی کی طلاق تک محدود تھا بلا توقف پورا کر دیا۔

انتہا درجہ کی جسارت

ان حالات میں مرزا فضل احمد صاحب کو اس اشتہار کی عبارت کے نیچے لانا۔ اور عاق شدہ قرار دینا ایک صریح غلط بیانی سے کم نہیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب خوب جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اشتہار میں جو کچھ لکھا وہ قطعی رنگ میں نہ تھا بلکہ مشروط تھا۔ کہ اگر یہ بات نہ ہوئی۔ تو پھر یہ بچے عاق ہوں گے۔ اور ان کی والدہ کو طلاق ہوگی اور اشتہار میں صراحت فرمائی تھی۔ کہ جہاں اس فتنہ کے متعلق مرزا سلطان احمد صاحب کو خود ذاتی اور عملی قصور ہے۔ وہاں مرزا فضل احمد صاحب پر صرف اس قدر ذمہ واری ہے کہ ان کی بیوی اس فتنہ میں شریک ہے اور آپ نے وضاحت اور صراحت کے ساتھ یہ لکھا تھا۔ کہ اگر مرزا سلطان احمد صاحب نے محمدی بیگم کے بزرگوں کو جن پر وہ اثر رکھتے تھے دوسری جگہ نکاح سے نہ روکا۔ اور اگر مرزا فضل احمد نے بصورت نکاح محمدی بیگم اپنی بیوی کو طلاق نہ دی تو پھر یہ دونوں عاق ہوں گے۔ اور مجھ سے ان کا کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس "اگر" کی صریح اور واضح اور اہم شرط کو اڑا کر جناب مولوی محمد علی صاحب نے یہ بنا دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اشتہار میں دونوں کو عاق کر دیا تھا۔ حالانکہ اشتہار کے وقت تو کسی کو بھی عاق نہیں کیا تھا۔ البتہ اشتہار کی شرائط کے ماتحت مرزا سلطان احمد صاحب بعد میں جبکہ انہوں نے اشتہار کے منشاء کو پورا نہیں کیا عاق ہو گئے تھے۔ مگر مرزا فضل احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالبہ کو پورا کر کے اپنے آپکو عاق ہونے سے بچا لیا تھا میں یہ نہیں کہتا کہ مرزا فضل احمد صاحب احمدی تھے۔ مگر یہ ایک ٹھوس اور بیّن حقیقت ہے۔ کہ انہوں نے اپنی بیوی کی طلاق کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالبہ کو فوراً پورا کر دیا تھا۔ اور اس طرح عاق ہونے اور اشتہار مذکور کی زد میں آنے سے بچ گئے تھے۔ ان حالات میں جو بالکل واضح اور عیاں ہیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کا اشتہار کی مشروط عبارت کو غیر مشروط قرار دے کر یہ لکھنا کہ مرزا فضل احمد صاحب فی الواقع عاق ہو گئے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے تعلق کو دیوثی قرار دیا ہے ایک انتہا درجہ کی جسارت ہے۔ جس کے ارتکاب کی ہمت غالباً جناب مولوی صاحب موصوف کی پوزیشن کے آدمیوں میں سے بہت کم لوگوں کو ہوگی۔ مولوی صاحب نے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق یہ الفاظ کہہ کر کہ "العظمۃ للہ! یہ خلیفہ بھی ہے اور بیٹا بھی۔ بئسما خلفتمونی من بعدی" اپنے دل کی بھڑاس نکال لی مگر ہم سوا اس کے اور کیا کہیں کہ فصبر جمیل واللہ المستعان علیٰ ما تصفون

مولوی محمد علی صاحب سے ایک مطالبہ

میں تحدیوں اور چیلنجوں کا عادی نہیں مگر میرے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ میں جناب مولوی محمد علی صاحب سے یہ عرض کروں کہ اگر وہ اشتہار ۲ مئی ۱۸۹۱ء کو۔ اور اپنے رسالہ "ثالث بننے کی دعوت" کے صفحات ۱۰ و ۱۱ کو اور میری اس تشریح کو جو اوپر گذری ہے مع ان حوالہ جات کے جن کا میرے اس نوٹ میں ذکر ہے دوبارہ مطالعہ فرما کر یہ حلفیہ بیان شائع فرما دیں کہ میں نے ان تینوں تحریروں کو مع متعلقہ حوالہ جات کے دوبارہ غور سے دیکھ لیا ہے۔ اور پھر بھی میری کامل دیانتداری کے ساتھ یہی رائے ہے کہ جو کچھ میں نے رسالہ "ثالث بننے کی دعوت" میں مرزا فضل احمد صاحب کے بارے میں لکھا ہے وہ پوری طرح درست اور بالکل صحیح ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر مندرجہ اشتہار ۲ مئی ۱۸۹۱ء بلا شرط عاقی اور "اگر" کے ساتھ مشروط نہیں تھی۔ اور مرزا فضل احمد صاحب واقعی عاق ہو گئے تھے۔ اور جن لوگوں کے تعلق کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیوثی قرار دیا ہے۔ ان میں مرزا فضل احمد بھی شامل ہیں تو میں محض مولوی صاحب موصوف کے حلفیہ بیان کے جو مندرجہ بالا الفاظ میں بلا کمی و بیشی شائع کیا جانا ضروری ہوگا۔ انہیں بلا حیل و حجت یکصد روپیہ بطور انعام پیش کر دوں گا۔ اور آئندہ کے لئے اس معاملہ میں جناب مولوی صاحب کے اس بیان کو دیانتداری پر مبنی قرار دے کر حوالہ بخدا کر دوں گا۔ واللہ علیٰ ما نقول شہید

عذرِ لنگ

جناب مولوی محمد علی صاحب نے مرزا فضل احمد صاحب مرحوم کے جنازہ کے معاملہ میں یہ عذرِ لنگ بھی پیش کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرزا فضل احمد کے جنازہ سے اس لئے احتراز نہیں فرمایا تھا کہ آپ ان کے جنازہ کو جائز خیال نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ آپ نے اس لئے جنازہ نہیں پڑھا۔ کہ ان کا جنازہ مخالف رشتہ داروں کے قبضہ میں تھا۔ اور آپ کے لئے جنازہ پڑھنے کا کوئی موقعہ نہیں تھا۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا فضل احمد صاحب کا جنازہ پڑھنا تو چاہتے تھے اور اسے جائز خیال فرماتے تھے۔ مگر صرف اس لئے رُک گئے۔ کہ آپ کے لئے اس کا موقعہ نہیں تھا۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس استدلال میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے حقائق کی طرف سے آنکھیں بند کر کے بہت ناواجب دسینہ زوری سے کام لیا ہے۔ مرزا فضل احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی فرزند تھے۔ اور آپ کے ساتھ وابستہ اور آپ کے مطیع و فرمانبردار تھے۔ اور صرف نماز جنازہ کا سوال تھا۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنازہ پڑھنا چاہتے۔ تو یہ بات وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی کہ آپ کو اپنے بیٹے کے جنازہ سے روکا جاتا۔ پس یہ ایک محض عذر لنگ ہے جو مولوی صاحب موصوف نے اپنی طرف سے بنا کر پیش کر دیا ہے۔ جس میں ایک ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں۔ اور میں حیران ہوں کہ جناب مولوی صاحب نے سب کچھ جانتے اور سمجھتے ہوئے اس عذر کو تراشنے کی کس طرح جرأت کی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر بالفرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود شرکت مناسب خیال نہیں کی۔ تو اس بات میں کونسی روک تھی کہ جماعت کے دوستوں کو ہی شرکت کی اجازت دے دیتے۔ حالانکہ بعض لوگ اس کے خواہشمند بھی تھے۔ مگر آپ نے نہ صرف خود جنازہ نہیں پڑھا۔ بلکہ دوسروں کو بھی اجازت نہیں دی۔ اور سختی سے روک دیا۔ جو اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ آپ اس جنازہ کو جائز خیال نہیں فرماتے تھے۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ ہے۔ کہ آپ نے جس رنگ اور جس انداز میں جنازہ سے احتراز فرمایا ہے اور پھر جس رنگ میں جماعت کو روکا ہے وہ بھی اس بات کو روز روشن کی طرح ثابت کرتا ہے کہ اس رکنے اور اس روکنے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ آپ کے لئے جنازہ پڑھنے کا موقعہ نہیں تھا۔ بلکہ یہ تھی کہ آپ اسے جائز نہیں سمجھتے تھے۔ چنانچہ بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی فرماتے ہیں:۔

"حضور کے صاحبزادہ اور فرمانبردار صاحبزادہ ہونے کی وجہ سے خیال تھا۔ کہ حضور جنازہ پڑھیں گے۔ مگر نہ حضور نے خود پڑھا۔ نہ کسی کو جنازہ میں شرکت کی اجازت دی" (الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۴۱ء)

اور حافظ محمد ابراہیم صاحب فرماتے ہیں:۔

"ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور ہمیں جنازہ کے لئے کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارا کوئی آدمی نہ جائے" (الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۴۱ء)

خلاصہ بحث

اب جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی خدا کے لئے فرمائیں کہ کیا اس جگہ اس عذر کے امکان کا کوئی دور کا بھی شائبہ نظر آتا ہے۔ جو مولوی صاحب نے پیش فرمایا ہے؟ اور کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ ارشادات اور یہ عمل اس بات پر قطعی شہادت نہیں۔ کہ آپ غیر احمدیوں کے جنازہ کو جائز نہیں سمجھتے تھے؟ اگر اس جگہ کسی غیر مبائع کے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ کہ مرزا فضل احمد تو قریبی رشتہ دار بھی تھے۔ اور پھر نہایت درجہ مؤدب اور فرمانبردار بھی تھے اور بظاہر مکذب بھی نہیں تھے۔ تو اس صورت میں ان کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا گیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہمارے بھٹکے ہوئے دوستو! یہی تو وہ نکتہ ہے جو آپ کے دماغوں میں گھسنے کا نام نہیں لیتا۔ اور وہ یہ کہ جنازہ کے لئے صرف فرمانبردار یا بظاہر غیر مکذب یا رشتہ دار ہونا کافی نہیں۔ بلکہ اس مسئلہ کی اصل بنیاد احمدیت اور غیر احمدیت پر ہے پس جو شخص احمدیت کا مصدق نہیں۔ خواہ وہ کوئی ہو اور کچھ بھی ہو اس کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا۔

احمدیت کی ترقی کا راز

کائنات عالم کا یہ نظام اس احسن الخالقین کے نہایت ہی پرحکمت قانون اور دستور کے ماتحت قائم ہے۔ مخلوق خداوندی کے ہر فرد کی ہر حرکت و سکون ایک خاص ضبط کے ماتحت جاری ہے اور کوئی نہیں جو اس کے ارادوں میں اور اس کے اس نظام میں روک ہوسکے۔ واقعات عالم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا ایک خاص نظام کے ماتحت مختلف دوروں میں سے گزر رہی ہے۔ جو ایک خاص ترتیب کے ساتھ اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا میں ایک زمانہ ایسا آتا ہے جب کہ خدا تعالیٰ کی یہ مخلوق جو اپنے حقیقی مالک کے انتہائی قرب سے سرفراز ہوتی ہے۔ اپنی بداعمالیوں اور بے باکیوں کے نتیجہ میں نہایت درجہ ظلمت اور معصیت میں پڑ جاتی ہے۔ وہ "احسن تقویم" کا خطاب پانے والا انسان ایک دن "اسفل السافلین" کی انتہائی گہرائیوں میں نہایت ذلت و نکبت کی حالت میں پڑ جاتا ہے وہی ظلوم و جہول انسان جس کے بار دوش ایک عظیم الشان امانت کی گئی تھی اپنی ذمہ داریوں سے آزاد ہوکر اور جس منصب پر اسے کھڑا کیا گیا تھا۔ اسے بالکل فراموش کرتے ہوئے خواب غفلت میں مدہوش ہو جاتا ہے اس ابدی حیات اور سرچشمہ عرفان کے پرکیف اور شیریں چشموں سے بے نیاز ہوکر دنیائے آب و گل کی حقیر ترین اور فانی لذتوں پر ٹوٹ چکا ہوتا ہے۔ یعنی ہمیشہ کی موت کو ابدی حیات پر ترجیح دے رہا ہوتا ہے۔ مگر اس ارحم الراحمین کے لئے اس کی مخلوق کی یہ حالت زیادہ دیر تک گوارا نہیں ہوتی۔ اس کی رحمت کے سمندر میں پھر سے ایک بار تلاطم ہوتا ہے اور اس کی محبت کے چشمے پھر سے پھوٹ پڑتے ہیں خدا تعالیٰ کو اپنی مخلوق بہت زیادہ محبوب ہے وہ اس کو پھر اس پستی سے اٹھاتا ہے اور اعلیٰ علیین کے بلند مقام پر لا کھڑا کرتا ہے اس اندھی دنیا پر نور السموات والارض کی روشنی نازل ہوتی ہے جو کہ ظلمت و معصیت کے تمام پردوں کو چاک کرکے پھر سے تمام صفحۂ عالم کو بقعۂ نور بنا دیتی ہے وہ روشنی خدا تعالیٰ کا وہ مامور ہوتا ہے جس کو اس غرض کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے کہ تا خدا تعالیٰ کی اس بھولی بھٹکی مخلوق کو اس کے خالق حقیقی سے ملا دے۔ چنانچہ آج جب کہ دنیا کی حالت ناگفتہ بہ ہوچکی تھی۔ روحانیت بالکل مسخ ہوچکی تھی۔ بلکہ انسانیت سے بھی گر چکی تھی۔ خدا تعالیٰ کا وہ مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک وجود میں نازل ہوا۔ تا نسل انسانی کو موجودہ پستی سے اٹھا کر روحانیت کے اس اعلیٰ مقام پر کھڑا کرے جس کے لئے اس کی تخلیق عمل میں آئی یعنی اسلام کا احیاء ہو جو کہ حقیقی مداوا ہے دنیا کی موجودہ بدحالی کا۔

"سلسلہ عالیہ احمدیہ آج اسی عظیم الشان مقصد کو لے کر اٹھا ہے۔ تمام ادیان باطلہ پر عالمگیر غلبہ حاصل کرنے کے بلند ارادوں کے ساتھ اس سلسلہ کا قیام ہے مگر نئی نسلیں جب تک اس دین اور ان اصول کی حامل نہ ہوں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی اور مامور دنیا میں قائم کرتے ہیں اس وقت تک اس سلسلہ کا ترقی کی طرف کبھی بھی صحیح معنوں میں قدم نہیں اٹھ سکتا۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

چنانچہ اس مقدس مقصد کے حصول کی غرض سے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نوجوانان سلسلہ کو منظم فرماتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم فرمایا۔ مخلصین کو چاہیئے کہ وہ اس عظیم الشان مقصد کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں اور مجلس خدام الاحمدیہ کی ہر ممکن مالی امداد فرمائیں تا وہ اپنی اس عظیم الشان ذمہ واری اور خدمت کو خدا تعالیٰ کی رضا کے ماتحت نہایت احسن طریق پر بجا لاسکیں۔

خاکسار:۔ ملک عطاء الرحمن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ

امتحان فتح اسلام

خدا تعالیٰ نے اپنی سنت مستمرہ کے مطابق موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تا دنیا اپنے خالق اور محبوب حقیقی سے تعلق پیدا کرے۔ حضور نے اپنی ساری عمر روحانی جہاد میں صرف کی اور ایسی بیش بہا کتب کا ذخیرہ چھوڑا کہ جو ہماری روحانی تشنگی کو بجھانے کے لئے بطور آب حیات ہے پس جو شخص حضور کی حقائق اور معارف سے لبریز کتب کا بار بار مطالعہ نہیں کرتا وہ اس بیش بہا خزانہ کے حصول سے محروم رہتا ہے۔ اس لئے حضور نے فرمایا "جو شخص کم از کم تین دفعہ ہماری کتابوں کو نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے" پس حضور کی تعلیم کو احباب جماعت کے قلوب میں ذہن نشین کرانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور کی ایک کتاب کا ہر تین ماہ کے بعد امتحان لینے کا اہتمام کیا ہوا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ افراد جماعت سے توقع رکھتی ہے کہ وہ آئندہ امتحان میں جو ۲۰ / شہادت (اپریل) کو ہو رہا ہے بکثرت شامل ہوکر سعادت دارین حاصل کریں گے اس امتحان کے لئے جیسا کہ قبل ازیں متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "فتح اسلام" کو بطور نصاب مقرر فرمایا ہے گزشتہ اعلان میں قائدین مجالس کی خدمت میں عرض کی گئی تھی کہ وہ جلد از جلد اپنی جگہ کے امیدواران کی فہرستیں معہ فیس داخلہ ارسال فرمائیں لیکن ان میں سے بعض نے ابھی تک توجہ نہیں فرمائی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ مکرر انہیں اس اہم اور مقدس فریضہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔

مندرجہ ذیل مجالس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھا کام کر رہی ہیں لیکن باوجود اس کے گزشتہ تین امتحانات میں انہوں نے شرکت نہیں کی لہٰذا انہیں خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس امر کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ اس امتحان میں کثرت سے احباب کو شامل کرنے کی کوشش فرمائیں اور جلد از جلد فہرستیں مرتب کرکے ارسال فرمائیں۔ (۱) بیگم پور کنڈھی (۲) بنگہ (۳) آگرہ (۴) یادگیر (۵) انبالہ (۶) کریام (۷) بریلی (۸) پنڈ دادنخان (۹) گجرات (۱۰) نواب شاہ سندھ (۱۱) ناصر آباد سندھ (۱۲) انڈوال (۱۳) دنجوال (۱۴) دہرم کوٹ

خاکسار:۔ عبداللطیف مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

اعلان

معلوم ہوا ہے کہ منشی الٰہی بخش صاحب جو شیخ اللہ جوایا صاحب آگرہ کے ہاں ملازم تھے۔ عرصہ دو ماہ سے اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر لاپتہ ہوگئے ہوئے اگر وہ کسی دوست کے پاس ہوں تو وہ ان کو فوراً گھر کے بال بچوں کے پاس بھجوا دیں کیونکہ وہ بہت تکلیف میں ہیں۔ یا اگر کسی دوست کو یہ معلوم ہو کہ وہ کہاں ہیں تو اس کی اطلاع بھی فوراً نظارت امور عامہ کو کر دیں۔ (ناظر امور عامہ)

موصی احباب کی خدمت میں ضروری التماس

(۱) ہر موصی چندہ ارسال کرتے وقت اپنا صحیح نمبر وصیت ضرور تحریر کرے۔ نہ کرنے کی صورت میں یا غلط نمبر وصیت تحریر کرنے کی صورت میں اگر کوئی غلطی ہوئی۔ تو اس کا ذمہ وار دفتر بہشتی مقبرہ نہیں ہوگا۔ جن دوستوں کا اپنا نمبر معلوم نہیں یا انہیں اپنے نمبر کی صحت پر شبہ ہو۔ وہ دفتر ہذا میں اپنا نام مع ولدیت اور پورا پتہ ارسال کر کے معلوم کریں۔

(۲) بعض دوست اپنی کسی رشتہ دار کا چندہ ارسال کرتے وقت صرف یہ تحریر کر دیتے ہیں کہ اہلیہ فلاں یا بہت فلاں اور اس طرح دفتر کو ان کا صحیح ٹھکانہ معلوم کرنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ چاہیے کہ موصیہ کا پورا نام اور نمبر وصیت درج کریں۔

سیکرٹری
مجلس بہشتی مقبرہ
قادیان دارالامان

سریش سازی سکھانے کا انتظام

محکمہ صنعت وحرفت نے سریش سازی سکھانے کا انتظام کیا ہے۔ سیکھنے کا عرصہ ۳ یا ۶ ماہ ہے۔ بعض حالات میں سیکھنے والوں کو ۴ یا ۶ روپے ماہوار وظیفہ بھی دیتے ہیں۔ غالباً اب کلو میں اس کا انتظام کریں گے۔ سیکھنے کے بعد ممکن ہے۔ محکمہ ہذا انہیں ان کو کوئی ملازمت مل جائے۔ یا وہ اپنا کام تھوڑے آرام سے کم سرمایہ سے شروع کر سکتے ہیں۔ خواہشمند اصحاب کو کیمیکل ایکسپرٹ شاہدرہ Chemical Expert Shahdara سے خط وکتابت کرنی چاہیئے۔

ناظر امور عامہ و ... [illegible]

امرتسر میں سونا دو (۲) روپے تولہ ہو گیا

ناظرین دیکھئے اس سونے کے متعلق دنیا کیا کہتی ہے۔ جس گھر میں یہ اصلی امریکن نیو گولڈ گیا وہاں سے دوبارہ سہ بارہ فرمائش آئی۔ یہ سونا ایک لاجواب چیز ہے اصلی سونے اور اس سونے میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔

جناب لالہ رام پرکاش صاحب ... دہلی سے ۲۵ نومبر کو تحریر فرماتے ہیں آپ کا امریکن نیو گولڈ کا پارسل ملا۔ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی چیز واقعی کمال کی ہے آپکے امریکن نیو گولڈ اور اصلی سونے میں کوئی فرق نہیں آپنے اس نئی چیز کو تیار کر کے دنیا کی سب سے بڑی ضرورت کو پورا کر دکھایا ہے۔ پندرہ تولہ سونا فوراً میرے دوست کیلئے ارسال کر دیویں۔ اس کے بعد آپ کو اور بھی آرڈر دیا جاویگا۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جاتا ہے۔ بالکل اصلی سونے کے برابر ہے ہوشیار سے ہوشیار صراف بھی مشکل سے پہچان کر سکتا ہے اس کے بنے ہوئے زیورات ہر جگہ پسند کئے جا رہے ہیں۔ اس سے ہر قسم کے زیورات آجکل کے فیشن کے مطابق تیار ہو سکتے ہیں مندرجہ بالا فرمائش کو غلط ثابت کرنے والے کو دس ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائیگا۔ قیمت صرف مشہوری کی خاطر ایک تولہ دو روپیہ (۲) تین تولہ پانچ روپے آٹھ آنہ۔ چھ تولہ دس روپے۔ پندرہ تولہ بائیس روپیہ چالیس تولہ پچاس روپیہ (منی آرڈر یا نوٹ) ہر تین تولہ کے خریدار کو پیکنگ خرچ مفت چھ تولہ یا اس سے زیادہ منگوانے والے خریدار کو محصولڈاک وپیکنگ دونوں بالکل معاف۔ پندرہ تولہ کے خریدار کو ایک سردانہ اصلی گھڑی بالکل ٹھیک وقت دینے والی چابی ۳۰ گھنٹہ گارنٹی دس سال مفت بطور انعام دی جاوے گی۔

گارنٹی۔ اگر پسند نہ ہو تو قیمت فوراً واپس ہوگی۔ جلدی منگوالیں ورنہ ختم ہونے پر مایوس ہونا پڑے گا۔

ملنے کا اصلی پتہ:- میسرز امریکن پی - کمپنی پی - او بکس 27/24 اے کے - امرتسر (پنجاب)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بے کار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اسکے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے اور بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھٹانک سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخسار کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزار ہا لاعلاج و مایوس اسکے استعمال سے بامراد ہو کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے ہوگئے یہ نہایت مقوی ہے اسکی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجیئے اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)۔

نوٹ:- فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم نابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۴ اپریل۔ جرمن ہائی کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ اس کی فوجیں مصر کی پہلی بندرگاہ سولم پر قابض ہو گئی ہیں یہ بندرگاہ لیبیا کی سرحد کے پاس ہی ہے۔ سولم سے ۷۵ میل مغرب میں طبرق کے مقام پر شدید جنگ جاری ہے جرمن مدعی ہیں۔ کہ انہوں نے برطانی فوجوں کو گھیر لیا ہے۔

لنڈن ۱۴ اپریل۔ سید رشید عالی نے جو عراق کے انقلاب پسند لیڈر ہیں۔ نئی وزارت مرتب کر لی ہے۔

لنڈن ۱۴ اپریل برطانی فوج نے شمالی یونان میں ایک ڈویژن کے حملہ کو روک دیا ہے اور اسے سخت نقصان پہنچایا ہے۔ یوگوسلاوی فوج نے کرانیوگ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے

قاہرہ ۱۵ اپریل مصری پارلیمنٹ کا اجلاس بند کمرہ میں ہؤا۔ اس کے بعد اعلان کیا گیا ہے کہ لیبیا کی جنگ کے بارہ میں حکومت نے پوری رپورٹ پر غور کیا ہے۔ اور دفاعی تدابیر کے متعلق مصری گورنمنٹ اور برطانی افسر متفق الرائے ہیں۔ لڑائی کی حالت ایسی نہیں۔ کہ جس سے کوئی پریشانی لازمی ہو۔

ایتھنز ۱۵ اپریل۔ البانیہ میں لڑنے والی یونانی فوج کو حکم دیا گیا ہے کہ فوراً کورٹیزا کو خالی کر دے۔ جرمن طیاروں نے بعض سمندری علاقوں میں مقناطیسی سرنگیں گرائیں۔ اور دیہات نیز کھیتوں میں کام کرنے والے کسانوں پر مشین گنوں سے گولیاں برسائیں۔ یوگوسلاوی فوجوں نے ایک اور شہر چھین لیا ہے۔ ایک جرمن فوج بلغراد کے قریب ایسی گھر گئی ہے کہ اب اسے کمک نہیں پہنچ سکتی۔

قاہرہ ۱۵ اپریل طبرق میں جب برطانی فوجوں نے جوابی حملہ کیا۔ تو دو تین سو جرمن ان کے قبضہ میں آ گئے۔ بارہ جرمن طیارے بھی اس لڑائی میں گرائے جا چکے ہیں جبشہ میں برطانی فوج بچی کھچی اطالوی فوج کا کھوج لگا رہی ہے۔

لنڈن ۱۵ اپریل برطانی طیاروں نے آج پھر بریسٹ کی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ جب سے جرمنی کے دو مشہور جنگی جہازوں نے یہاں آکر پناہ لی ہے۔ یہ اس پر ساتواں حملہ ہے۔ ایک سامان لے جانے والا جرمن جہاز بھی غرق کر دیا گیا۔ برطانیہ پر آج کوئی بڑا حملہ نہیں ہؤا۔ جنوبی انگلستان کے بعض علاقوں میں کچھ بم گرے۔ مگر زیادہ نقصان نہیں ہؤا۔

ٹوکیو ۱۵ اپریل ایک جاپانی افسر نے کہا کہ مسٹر متسوکا کے یہاں پہنچنے سے قبل ہی سوویٹ جاپانی سمجھوتہ کی منظوری دے دی جائے گی۔ اس سوال کے متعلق کہ کیا اب روس چین کی امداد بند کر دے گا۔ اس افسر نے کہا کہ اس امر کے متعلق کوئی ذکر نہیں روس نے مارشل چیانگ کائی شیک کو اطلاع دی ہے کہ اس کی امداد پر یہ سمجھوتہ اثر انداز نہیں ہوگا۔

لنڈن ۱۵ اپریل آسٹریلیا کے جاپانی سفیر نے اس سمجھوتہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جاپان جنوب کی طرف بڑھنا چاہتا ہے۔

لائل پور ۱۴ اپریل گندم دڑہ ۳/۹/۰ عمدہ ۳/۱۰/۰ نخود عامتر ۳/۱۴/۰ بنولہ دڑہ ۱/۱۵/۰ بنولہ نرما ۳/۱۵/۰ اون ۳۲/۰/۰ سوجی ۴/۰/۰ گڑ ۳/۸/۰ شکر ۳/۸/۰ روئی دیسی ۹/۴/۰ نرما ۲۵/۸/۰ گھی خالص ۴۵/۸/۰ امرتسر میں سونا ۴۴/۶/۰ چاندی ۴۳/۱۲/۰ پونڈ ۲۹/۱۴/۰ موگا میں گندم دڑہ ۳/۱/۰ فارم ۳/۵/۰ تارامیرا ۳/۱۴/۰ سرسوں نئی ۳/۱۰/۰ جو ۱/۸/۰ مرچ لال ۱۲/۰/۰

لنڈن ۱۵ اپریل وزارت جنگ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کل صبح دشمن کی پیدل فوج نے ٹینکوں کی مدد سے طبرق پر حملہ کیا۔ مگر اسے پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس کے بہت سے ٹینک برباد اور سپاہی ہلاک ہو گئے۔

لنڈن ۱۵ اپریل نازیوں کو لیبیا میں جو تھوڑی بہت کامیابی ہوئی ہے نازی ریڈیو اسے بہت بڑھا چڑھا کر پیش کر رہا ہے۔ حالانکہ انگریزی فوجوں کے اس علاقہ پر قبضہ کرنے کا کوئی سوال ہی نہ تھا۔ مقصد صرف یہ تھا۔ کہ مصر کی سرحد پر اطالوی فوج کا جو ٹڈی دل ہے اسے منتشر کیا جائے۔ اور یہ کام اچھی طرح مکمل ہو چکا ہے۔

قاہرہ ۱۵ اپریل مصری گورنمنٹ نے رومانیہ۔ بلغاریہ اور ہنگری کے مصر میں رہنے والوں کی جائدادوں کی نگرانی کے لئے ایک خاص افسر مقرر کر دیا۔

لنڈن ۱۵ اپریل بحیرہ قلزم کی بندرگاہ مصوع پر برطانی فوجوں کا قبضہ اس ماہ کے شروع میں ہو چکا ہے۔ سب سے پہلے ہندوستانی فوج نے اس پر قبضہ کیا تھا۔ دشمن نے رستہ میں بہت سی بارود کی سرنگیں بچھا رکھی تھیں۔ مگر ہندوستانی سفر مینا نے انہیں بالکل بے کار کر دیا۔ اطالویوں نے کانٹے دار تاروں کے پیچھے مشین گنیں لگا رکھی تھیں۔ مگر ہندوستانیوں نے سنگینوں سے حملہ کر کے ان پر قبضہ کر لیا۔

ایتھنز ۱۵ اپریل۔ البانیہ میں کورٹیزا کے مورچہ سے یونانی فوجوں کے ہٹائے جانے کی وجہ یہ ہے کہ جنوبی یوگوسلاویہ میں کئی جگہوں پر جرمن قابض ہو چکے ہیں۔ البانیہ کے بعض اور مورچوں پر بھی جرمن حملہ آور ہوئے۔ مگر انہیں پیچھے ہٹا دیا گیا۔ یونان میں اب جرمن اس علاقہ میں بڑھ رہے ہیں۔ جو سالونیکا اور البانیہ کی سرحد کے بیچ میں تکون کی شکل میں ہے

بہت سے جرمن قیدی یہاں لائے گئے اور اطالوی قیدیوں نے ان کے ساتھ رہنے سے انکار کر دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مغربی یوگوسلاویہ میں لڑائی کی حالت اب سدھر رہی ہے۔ اور سربی فوجیں پہاڑیوں سے نیچے اتر رہی ہیں۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ ہٹلر نے کروشیا کی کٹھ پتلی حکومت کو مبارکباد کا تار ارسال کیا ہے۔ اسی طرح مسولینی نے بھی۔ اس علاقہ کی حکومت ان دو اشخاص کے ہاتھ میں دیدی گئی ہے۔ جنہوں نے ملک میں دہشت پھیلا رکھی تھی۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ نازیوں کے اٹلی پر چھا جانے کی وجہ سے اطالوی بہت جز بز ہو رہے ہیں۔ ہٹلر تین لاکھ پندرہ ہزار مزدور جرمن کارخانوں میں کام کے لئے پہلے بلوا چکا ہے۔ اب مزید طلب کر رہا ہے۔ جو مزدور جانے سے انکار کریں انہیں جیل میں ٹھونس دیا جاتا ہے۔

لنڈن ۱۵ اپریل۔ برطانی گورنمنٹ اپنے بحری نقصانات کے متعلق ہر ہفتہ صحیح اعداد و شمار پیش کر دیتی رہی ہے حالانکہ دشمن نے آج تک اپنا نقصان نہیں بتایا۔ مگر ہفتہ وار رپورٹ سے چونکہ حالات کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ رپورٹ ماہوار ہؤا کرے گی۔ گذشتہ تین ہفتوں میں ہمارے تین لاکھ ۲۵ ہزار ٹن کے جہاز غرق ہو چکے ہیں۔

واشنگٹن ۱۵ اپریل یونائیٹڈ سٹیٹس کی حکومت نے برازیل کی گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ گرین لینڈ میں امریکن چھاؤنیاں اور ہوائی اڈے قائم ہونے پر تمام ریاستیں ان سے فائدہ اٹھا سکیں گی۔ تا سب مل کر امریکہ کا پورا بچاؤ کر سکیں۔

کلکتہ ۱۵ اپریل بنگال گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ ڈھاکہ میں حالات پر اب قابو پا لیا گیا ہے جو لوگ باہر چلے گئے ہیں ان کو [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی